ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تربیت
وقت 5-7 منٹ

تیرنا ہو تو کبھی، دریا کے مخالف تیرو

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۙ كَفَّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ (محمد:3)

یعنی وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال بجالائے اور اس پر ایمان لائے جو محمد پر اتارا گیا، اور وہی ان کے رب کی طرف سے کامل سچائی ہے، اُن کے عیوب کو وہ دور کر دے گا اور ان کا حال درست کر دے گا۔

تیرنا ہو تو کبھی، دریا کے مخالف تیرو
لہر کے ساتھ تو ایک تنکا بھی بہا جاتا ہے

معزز سامعین! میرے ایک دوست نے مجھے ایک پوسٹ بھجوائی۔ جس میں یہ شعر درج کر کے لکھا کہ مجھے یہ شعر بہت پسند ہے اور پہلے مصرع پر اپنے مؤقف کو بیان کیا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مخالف سمت پانی کی طرف تیرنا، مخالف سَمت ہوا اور آندھی کو چل کر یا دوڑ کر پاٹنا ایک معنی رکھتا ہے۔ اس میں انسان کا پورا زور لگتا ہے اور انسان اس سے طاقتور بھی ہو جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ٹراوٹ فیش پانی کے مخالف تیرتی ہے اور مچھلیوں میں سے سب سے طاقتور، مقوّی صحت اور لذیذ فش بھی ٹراوٹ ہی ہے جو ساری دنیا میں مہنگے داموں فروخت ہے۔ پرندوں کو دیکھیں جو پانی کا طویل سفر پرواز سے طے کرتے ہیں اور مخالف سَمت ہوا کے میلوں میل سفر کرتے ہیں۔ ان کا گوشت طاقتور، لذّت اور مقوّی صحت میں اپنی مثال آپ ہے۔ ہم نے یہ سن رکھا ہے اور اپنی کار ڈرائیو کرتے یہ تجربہ بھی دیکھا ہے کہ اگر مخالف سَمت تیز ہواؤں کو چیرتے ہوئے ہوائی جہاز یا بحری جہاز یا سڑک پر رینگتی گاڑیاں چلتی ہیں تو ایندھن بھی زیادہ استعمال ہو رہا ہوتا ہے اور انجن کی آواز بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ احتیاطیں بڑھ جاتی ہیں اور پائیلٹس یا ڈرائیورز کا شنز وغیرہ بتلا کر احتیاط برتنے کو کہتے ہیں۔

ایک شاعر نے اسی مضمون کو یوں بیان کیا ہے۔

بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اُڑانے کے لئے

یعنی عقاب پرندہ بھی مخالف سمت ہواؤں میں اُڑتا ہوا ساتھ ساتھ شکار بھی کرتا ہے اور بلندیوں کو طے کرتا ہے۔ شاعر نے انسان بالخصوص مسلمان کو عقاب بن کر مادّی اور روحانی بلندیوں کا سفر کرنے کی تلقین کی ہے۔ اُس کی پرواز بھی تیز ہوتی ہے اور نظر بھی مثالی اور شکار کرنے کی رفتار بھی تیز تر ہوتی ہے۔

مخالف سمت چلنے کے لئے بلند ہمت، مزاحمت کا جذبہ، دانشمندی درست اَور جلد فیصلہ کی سوچ ہونی بھی ضروری ہے کہ کب مخالف سَمت چلنا ہے اور کب نہیں۔ کیونکہ مخالف سَمت چلنے والی ہوائیں آفات بھی بن جایا کرتی ہے۔ جو تباہی اور ناکامی کا پیش خیمہ ہو جاتی ہیں۔ گو یہ فلسفہ ترقیات اور فتوحات کے لئے بہت اہم ہے اور جنگوں اور لڑائیوں میں یہ اصول کارفرما ہوتا ہے اور پانی کے موافق تیرنے والا مُردار بھی ہو سکتا ہے یا مُردہ مچھلی بہتی جاتی ہے اور خس وخاشاک بھی پانی کے رخ بہتے ہیں۔ لیکن اگر روحانی معنوں میں پانی کے موافق چلنے اور تیرنے کے مضمون کو نظامِ خلافت پر چسپاں کریں تو ایک بہت ہی لطیف مضمون اُجاگر ہوتا ہے اور وہ مضمون اطاعت کا مضمون ہے۔ جس طرف خلیفۃُ المسیح کی سوچ کا بہاؤ ہو، جس سَمت خلیفۃُ المسیح کے خیالات کا دھارا بہہ رہا ہو۔ اُن کو فالو کرنا بہت ضروری ہے۔ اسی میں ترقیات ہیں۔ اسی میں برکات ہیں۔ اسی میں فتوحات ہیں۔ اس صورت میں مخالف سَمت چلنے والے کو سوائے تباہی اور بربادی کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ہم نے دیکھا اور مذاہب کی تاریخ گواہ ہے

کہ جن لوگوں نے انبیاء اور رُسل کی اطاعت کی۔ وہ سرخرو ہوئے۔ وہ ترقی پا گئے اور جن لوگوں نے انبیاء کی مخالفت کی اور دشمنی میں حد کر دی وہ پنپ نہ سکے۔ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کی مخالفت کی اور اپنی تباہی کی تاریخ قرآن کریم میں رقم کروا کر عبرت کا نشان بن چکا ہے۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا اپنے باپ کی مخالفت کی وجہ سے سمندر کے پانی کی نذر ہوا۔ سب سے بڑھ کر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالفین ابوجہل، ابولہب صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ کوئی مسلمان ان مخالفین کے نام اپنے بچوں کو دینے کو تیار نہیں۔ آج کے دَور کے سر خیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اذن سے ظلّی نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔ آپ کی سر توڑ مخالفت ہوئی جو ابھی تک نہ صرف جاری ہے بلکہ بڑھتی جا رہی ہے۔ آپؑ کے دَور میں مولوی محمد حسین بٹالوی نے آپؑ کی خوب مخالفت کی حتّٰی کہ بٹالہ اسٹیشن پر یہ مولوی صاحب چلے جاتے اور لوگوں کو قادیان جانے سے روکتے۔ یہ بٹالہ اسٹیشن اتنی کثرت سے جاتے کہ آپ کی جوتیاں گھس گئیں۔ آپ اُس زمانہ کے تحریک اہلِ حدیث تنظیم کے مشہور و معروف مولوی تھے۔ 1991ء میں حضرت خلیفۃُ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے قادیان کا پہلا دورہ فرمایا تو آپ نے مکرم ہادی علی چوہدری صاحب کی سرکردگی میں ایک وفد بٹالہ بھجوایا کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب کی قبر کو دیکھ سکیں۔ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ **"انہیں فلک نے یوں مٹا دیا کہ مزار تک کا پتا نہیں"** کے عنوان کے تحت تحریر کرتے ہیں۔

19/ دسمبر 1991ء کو جب بٹالہ اسٹیشن پر ٹرین رکی تو حضور نے خاکسار (ہادی علی) کو ارشاد فرمایا کہ کسی دن یہاں آکر مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں پتا کیا جائے کہ ان کا کوئی جاننے والا بھی یہاں ہے کہ نہیں۔

چنانچہ حضورِ انور کے اس ارشاد کے مطابق خاکسار، قادیان کے مقامی دوستوں مکرم فضل الٰہی خان صاحب اور مکرم ملک صلاح الدین صاحب مصنّف "اصحاب احمد" کے ہمراہ اس غرض کے ساتھ مورخہ 24/ دسمبر 1991ء کو بٹالہ گیا۔ وہاں جاکر ہم نے بٹالہ میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے نئے اور پُرانے باسیوں سے رابطہ کیا اور ان سب کے انٹرویو ریکارڈ کئے۔ ان لوگوں میں ڈاکٹر، تاجر، کالج کے پرنسپل، وکیل، سرکاری ملازم اور جرنلسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

اس مہم کے نتیجہ میں یہ حقیقت سامنے آئی کہ اس شہر میں ایک شخص بھی مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے نام سے آشنا نہیں اور وہ قبرستان بھی صفحۂ ہستی سے نابود ہو چکا ہے جس میں وہ دفن کئے گئے تھے۔ فاعتبروا۔ مَیں ایک چالیس سالہ نوجوان باسط احمد خان صاحب جو پنجاب وقف بورڈ کے برانچ آفیسر ہیں اور ساڑھے چار سال سے بٹالہ میں وقف بورڈ میں کام کر رہے ہیں۔ مِلا اور ان سے جب پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ " مولوی محمد حسین بٹالوی کا نام تک مَیں نے نہیں سنا "۔ جب ان سے ان کی مسجد کے بارہ میں سوال کیا گیا تو فرمایا کہ "اُن کے ریکارڈ میں مولوی صاحب کی مسجد کا بھی کوئی ذکر نہیں ملتا۔ یہاں بٹالہ میں تقریباً اڑھائی سو کے قریب مساجد تھیں۔ ان میں سے ایک مسجد بھی بطور مسجد استعمال نہیں ہو رہی۔ چند ایک مساجد اپنی اصل شکل میں تو موجود ہیں لیکن وہ مدرسوں، گوردواروں اور دوسرے مصارف میں ہیں۔

بٹالہ کے مسلمانوں کے لئے ایک مسجد کی جگہ جس پر سٹی کانگرس کمیٹی کا قبضہ ہے۔ وہاں اب ورکشاپ اور دفاتر نما کمرے بنا دیئے گئے ہیں۔ ان کمروں میں سے ایک کمرہ پنجاب وقف بورڈ کے انتظام کے تحت مسجد کیلئے استعمال ہو رہا ہے اور یہاں لوگ نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ "

خاکسار ہادی علی نے وہاں جاکر یہ کمرہ دیکھا اور اس کی تصاویر لیں۔ اس کمرے کو تالا لگا ہوا تھا۔ باہر ایک مسلمان نوجوان کھڑا تھا اس سے نمازوں کے بارہ میں پوچھا تو اُس نے بتایا کہ یہاں صرف جمعہ کی نماز ہوتی ہے اور دس بارہ آدمی اس میں حاضر ہوتے ہیں۔

مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب جس قبرستان میں دفن ہوئے اس کی بابت جب باسط احمد خان صاحب سے پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ " وہ قبرستان جس کا آپ ذکر کر رہے ہیں کہ وہاں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب دفن ہوئے تھے اُس کا وقف بورڈ کے کاغذات میں کوئی ریکارڈ نہیں۔ اب اس جگہ پر مکان اور گندم کی فصل موجود ہے یعنی مولوی صاحب کی قبر پر ہل چلا کر اسے صفحۂ ہستی سے ناپید کر دیا گیا ہے۔

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب مزید رقمطراز ہیں کہ ذیل میں درج چند مزید لوگوں سے رابطہ کیا کہ شاید مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب بارے کچھ معلومات مل سکیں جیسے **ڈاکٹر سیوا سنگھ** صاحب (سکھ) آپ 1922ء میں بٹالہ میں پیدا ہوئے۔ پہلے فرنیچر کا کاروبار تھا پھر ایک لمبے عرصہ سے مطب چلا رہے ہیں، صاحبِ علم دوست ہیں۔ انہوں نے بٹالہ میں مسلمانوں کی مساعی کو بغور مشاہدہ کیا تھا۔ چنانچہ بٹالہ میں عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولوی مظہر علی اظہر کے احمدی علماء سے مناظرے بھی سنے ہوئے تھے۔ ان سے جب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا:

"اس شخص کے بارے میں کبھی بھی سنا نہ کبھی کسی محفل میں اس کا نام آیا۔ لٹریچر وغیرہ میں بھی کبھی اس کا نام نہیں آیا۔ "

جسونت سنگھ صاحب(پیدائش 1924ء بٹالہ) پارٹیشن کے وقت جرنلسٹ تھے 1947ء میں قادیان کی رپورٹ اخباروں میں بڑی سچائی سے اور تفصیل سے دیتے رہے۔ مختلف سیاسی تحریکوں میں حصہ لیا۔ نہرو کے زمانہ میں ڈسٹرکٹ کانگرس ایگزیکٹو کمیٹی کے ممبر رہے۔ بٹالہ میں کانگرس کمیٹی کے صدر رہے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں جب پوچھا گیا تو فرمایا کہ

”مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارے میں میں کچھ نہیں جانتا نہ مَیں نے ان کے بارے میں کبھی کچھ سنا، لوگوں سے کثرت سے ملنا جلنا رہتا ہے۔ لیکن کسی سے کبھی بھی اس شخص کے بارے میں نہیں سنا جس کے بارے میں آپ پوچھ رہے ہیں۔ “

جانکی ناتھ صاحب ۔ 1951ء میں یہاں بٹالہ آکر آباد ہوئے۔ ان کی ورکشاپ ہے اور مشینری کا بزنس ہے۔ ان کے والد بٹالہ میں بزنس کی تقریباً ہر ایسوسی ایشن کے صدر رہے۔ ان کے بڑے بھائی لوکل کمیٹیوں کے ممبر اور صدر رہے اسی طرح انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بنک کے صدر رہے۔ روٹری کلب کے ڈسٹرکٹ گورنر بھی رہے۔ ان سے جب مولوی محمد حسین بٹالوی کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ انہیں گزشتہ چالیس سال سے تقریباً بٹالہ کے ہر شخص سے تعارف ہے انہوں نے کبھی کسی شخص سے مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق کچھ نہیں سنا۔

کیول کرشن نگروال صاحب(بزنس مین)

جدّی پُشتی بٹالہ کے رہنے والے ہیں اور بٹالہ کے ابتدائی ہندو خاندانوں میں سے ہیں۔ ان سے جب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں سوال کیا گیا تو انہوں نے بیان کیا کہ

”اس نام کے کسی شخص کو نہ مَیں جانتا ہوں نہ اس کے متعلق کبھی کچھ سنا ہے۔ اگر آپ بٹالہ کی ڈیڑھ لاکھ کی آبادی میں سے ہر شخص سے پوچھ کر بھی دیکھیں تو غالباً ایک شخص بھی ایسا نہیں ملے گا جو اس نام کے شخص کو جانتا ہو۔ 30 سال سے میرے احمدیوں سے تعلقات ہیں جو بڑھتے ہی جا رہے ہیں اور بہت اچھا بھائی چارہ ہے۔ لیکن جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے۔ مَیں اس کے متعلق بالکل نہیں جانتا کہ اس نام کا کوئی شخص یہاں کبھی گزرا ہو جبکہ مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق کئی مرتبہ نیک اور تکریم والے جذبات کا اظہار ہوتا ہے۔ حتّٰی کہ قادیان کے ایک سخت مخالف اور کٹر ہندو کنج بہاری لعل جن سے میرے بہت گہرے مراسم تھے ان کی گواہی بھی یہ تھی کہ گو مَیں نے احمدیوں سے ٹکر تولی ہے لیکن یہ لوگ بُرے نہیں بلکہ بہت اچھے لوگ ہیں۔ “

کے۔ ایم ٹامس صاحب

Baring Union Christian Collage Batala

یہ کالج اس معدوم شدہ قبرستان کے قریب واقع ہے جہاں مولوی محمد حسین صاحب کی قبر تھی۔ آپ اس کالج کے پرنسپل ہیں۔ پی ایچ ڈی (فزکس) ہیں۔ 1958ء میں یہاں آئے۔ ان سے جب مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ

”مَیں نے اب تک کبھی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا نام نہیں سنا نہ ہی کسی جگہ کسی مجلس یا کسی حلقہ میں ان کا کبھی ذکر سنا ہے۔ “

کلدیپ سنگھ بیدی صاحب

حضرت گرو باوا نانک جی سے براہ راست سولھویں پشت میں سے ہیں۔ صاحب علم اور علم دوست شخصیت ہیں۔ گھر کا ہر فرد صاحب علم ہے۔ یہ پیشہ کے لحاظ سے وکیل ہیں۔ تقریباً 37 سال سے بٹالہ میں مقیم ہیں۔ ان سے جب مولوی محمد حسین بٹالوی کے بارہ میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ ”مَیں نے بٹالہ کی مشہور شخصیتوں کے بارہ میں پڑھا ہے لٹریچر سے میرا گہرا تعلق ہے موجودہ زمانہ میں بٹالہ کی مشہور شخصیتوں کے متعلق مجھے ذاتی علم ہے اور ان میں سے بہت سے لوگوں سے میرا بہت گہرا تعلق ہے۔ لیکن مجھے تعجّب ہے کہ جن صاحب کا آپ نے پوچھا اور بتایا ہے کہ وہ بٹالہ کے رہنے والے تھے ان کے متعلق مَیں نے نہ کبھی کچھ سنا اور نہ پڑھا ہے۔ “

سامعین! تو یہ ہوتا آیا ہے انجام فرعونوں اور ہامانوں کا۔ جبکہ اس کے مقابل پر اللہ تعالیٰ اپنے فرستادوں کی حفاظت کرتا ہے۔ ان کو سونپے گئے کام میں برکت ڈالتا ہے اور وہ دنیا میں پھیلتے، پھلتے اور پھولتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مَیں اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی مثال دینی پسند کروں گا۔ آپؐ نے جب نبوّت کا دعویٰ کیا اور آپؐ کے ارد گرد صحابہؓ اکٹھا ہونے لگے اور انہوں نے اپنے ضمیر، اپنے خیالات کو اپنے ارادوں اور اپنی نیّتوں کو اُس دھارے میں ڈال دیا جس کی سمت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعیّن فرمائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے اُس پر عمل کر دکھایا۔ یہ نہیں پوچھا کہ اس کی حکمت کیا ہے۔ بلکہ صحابہ رضی اللہ عنہم تو آپؐ کی سیرت کو دیکھتے اور پڑھتے رہتے تھے کہ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا وہ ہم کریں۔ یہی وجہ

تھی کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صحابہ کو رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ کا سرٹیفکیٹ دیا۔ مَیں اس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ایک دو مثالیں پیش کروں گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کرنے اور مانگنے سے صحابہ کو منع فرمایا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس پر کمر بستہ رہے۔ ایک دفعہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اونٹ پر سوار تھے کہ اونٹ کی رسّی ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ آپؓ خود نیچے اُترے اور رسّی کو پکڑ کر دوبارہ اونٹ پر سوار ہوئے اور کسی سے رسّی پکڑنے کا سوال نہیں کیا۔

(مسند احمد جلد اول صفحہ 5)

تاریخ میں لکھا ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل (حضرت) اسامہؓ کو ایک لشکر کا سربراہ مقرر کر کے مہم جوئی پر بھجوانا چاہتے تھے۔ اسے روانہ کرنے سے قبل آپؐ کی وفات ہو گئی۔ خلافت سنبھالنے کے بعد آپ رضی اللہ عنہ نے حضورؐ کے اس ارشاد کو عملی تعبیر دینے کا فیصلہ فرمایا۔ بعض صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اِس لشکر کو نہ بھجوایا جائے۔ مدینہ میں بغاوت پھوٹ رہی ہے اور بعض لوگ زکوۃ دینے سے انکاری لگ رہے ہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ابو قحافہ کی کیا مجال ہے کہ وہ حضورؐ کے مقرر کردہ لشکر کو روکے۔

(تاریخ ابن اثیر جزو 1 صفحہ 142)

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ نے حضورؐ کی آواز "بیٹھ جاؤ" مسجد نبوی سے باہر گلی میں ہی سن کر ہی بیٹھ گئے تھے کہ شاید یہ حکم میرے لئے ہے حالانکہ حضورؐ کے اس ارشاد کے وہ صحابہؓ مخاطب تھے جو مسجد کے اندر موجود تھے۔

(ابو داؤد کتاب الصلوٰۃ)

ایک صحابی نے قرآن کریم کے احکام کی فہرست بنا رکھی تھی تا تمام احکامات پر عمل ہو سکے۔ جب ماسوائے ایک حکم "اگر تمہیں کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو آپ واپس ہو جاؤ" کے تمام حکموں پر عمل ہو گیا تو اس عمل پر تعمیل کی غرض سے انہوں نے مدینہ کے گھر گھر کی کونڈی کھٹکھٹائی کہ شاید کسی گھر کے اندر سے آواز آجائے کہ واپس چلے جاؤ ہم ملنا نہیں چاہتے تو مَیں واپس آجاؤں مگر ایسا نہ ہو سکا۔

تو یہ تھی وہ سمت ، یہ تھا وہ دھارا، یہ تھا وہ رُخ جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے متعیّن فرمایا اور اس بہتے روحانی پانی میں اُسی رُخ بہہ گئے جس رُخ پانی بہہ رہا تھا اور کامیاب ٹھہرے۔

تقریر کی طوالت مجھے اجازت نہیں دے رہی ورنہ آج کے دور کے امام مہدیؑ دوراں حضرت مسیح موعودؑ کے دَور کی سینکڑوں بلکہ لاکھوں مثالیں دی جاسکتی ہیں۔ جو اُس جانب چل پڑے جو حضرت مسیح موعودؑ نے متعیّن فرمایا تھا اور اطاعت، جانثاری اور وفاداری کی داستانیں رقم فرمائیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہو گی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم رتبہ کوئی اور کتاب ہے۔ اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔"

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 13-14)

آپؑ فرماتے ہیں:

"مَیں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر مَیں اپنے سیّد و مولیٰ، فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو مَیں نے جو کچھ پایا

اس پیروی سے پایا اور مَیں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفتِ کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 64-65)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس طرح بکریوں کا دشمن بھیڑیا ہے اور اپنے ریوڑ سے الگ ہو جانے والی بکریوں کو بآسانی شکار کر لیتا ہے اسی طرح شیطان انسان کا بھیڑیا ہے۔ اگر جماعت بن کر نہ رہیں یہ ان کو الگ الگ نہایت آسانی سے شکار کر لیتا ہے۔ فرمایا۔ اے لوگو! پگڈنڈیوں پر مت چلنا بلکہ تمہارے لئے ضروری ہے کہ جماعت اور عامۃ المسلمین کے ساتھ رہو۔ تو یہاں فرمایا کہ شیطان سے بچ کر رہنے کا ایک ہی طریق ہے کہ جماعت سے وابستہ ہو جاؤ اور اس زمانے میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت ہی ہے جو الٰہی جماعت ہے جو دنیا میں خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچا رہی ہے۔ اور اگر کوئی اور جماعت، جماعت کہلاتی بھی ہے تو ان کے اور بھی بہت سارے سیاسی مقاصد ہیں۔ پس اس عافیت کے حصار کے اندر آ گئے ہیں تو پھر اس کے اندر مضبوطی سے قائم رہیں اور اطاعت کرتے رہیں۔ ورنہ جیسا کہ فرمایا کہ بھیڑیے ایک ایک کرکے سب کو کھا جائیں گے اور کھا بھی رہے ہیں۔ ہمارے سامنے روز نظارے نظر آ رہے ہیں۔ یہاں ایک اور مسئلہ بھی حل ہو رہا ہے کہ جماعت میں شامل لوگ ہی عامۃ المسلمین ہیں یعنی تعداد کے لحاظ سے زیادتی عامۃ المسلمین نہیں کہلاتی۔ پس آپ ہی وہ خوش قسمت ہیں جو جماعت میں شامل ہیں اور عامۃ المسلمین کہلانے کے مستحق ہیں تو اس لئے اپنے آپ کو بھی اگر بچانا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تو مکمل صبر اور وفا سے اطاعت گزار رہیں۔ ایک روایت میں آتا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص جنت کے وسط میں اپنا گھر بنانا چاہتا ہو اسے جماعت سے چمٹے رہنا چاہئے اس لئے کہ شیطان ایک آدمی کے ساتھ ہوتا ہے اور جب وہ دو ہو جائیں تو وہ دُور ہو جاتا ہے یعنی شیطان پھر چھوڑ دیتا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دلوں میں پھاڑ پیدا کیا جائے۔ پس جماعت میں ہی برکت ہے اور نظام جماعت کی اطاعت میں ہی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو یہ معیار قائم رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔"

(خطبہ جمعہ 27/ اگست 2004ء)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(کمپوزڈ: جہانزیب قریشی۔ بیلجیئم)